وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی سے ایک اہم ملاقات

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی سے ہماری پرانی یاداللہ ہے۔ ایک ہی شہر سے تعلق کی وجہ سے گیلانی صاحب سے دیرینہ مراسم ہیں۔ ان سے ملاقاتیں تو کوئی نئی بات نہیں لیکن جن حالات اور جس ماحول میں گزشتہ روز وفاق المدارس کے ایک وفد کے ہمراہ وزیراعظم سے ملاقات ہوئی وہ خاصی اہمیت کی حامل ہے۔ اس ملاقات میں چونکہ مدارس دینیہ کے حوالے سے، جنوبی پنجاب کے مسائل اور دیگر کئی قومی ایشوز پر تبادلہ خیال ہوا اس لئے اس ملاقات کی تفصیلات سے قارئین کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔

وزیراعظم سے ملاقات کے دوران ہمارے سترہ رکنی وفد میں مولانا نجم الحق، مولانا محمد نواز، مولانا عبدالحق مجاہد، مولانا ارشاد احمد، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا محمد طیب حنفی، مفتی ظفر اقبال، قاری محمد میاں، مولانا عبدالرحمٰن جامی، مولانا پروفیسر محمد مکی، مولانا عبدالمجید، مفتی خالد محمود، مولانا مفتی مظہر شاہ، مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی، مولانا عامر فاروق اور قاری امان اللہ شامل تھے۔ رسمی گفتگو کے بعد دینی مدارس کے کردار وخدمات کے حوالے سے بات چیت کا آغاز ہوا تو میں نے وزیراعظم سے کہا کہ اپنے خاندانی، علاقائی، سیاسی اور شخصی پس منظر کے حوالے سے آپ مدارس کے کردار وخدمات سے تو بخوبی واقف ہیں لیکن ہم جس پہلو کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مدارس دینیہ کے خلاف بالکل بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے، مدارس پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے جھوٹے الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ جب سے مدارس پر ان الزامات کا سلسلہ شروع ہوا اس وقت سے ہم مسلسل کہہ رہے ہیں کہ بے بنیاد پروپیگنڈے اور جھوٹے الزامات کی بنیاد پر اہل مدارس پر عرصہ حیات تنگ نہ کیا جائے لیکن ہماری کسی نے نہیں سنی اور ان الزامات کا دائرہ وسیع ہوتے ہوتے اب صورتحال یہ ہے کہ ہماری حکومت، ہماری فوج، آئی ایس آئی اور دیگر حساس ادارے حتیٰ کہ پوری قوم طرح طرح کے الزامات کی زد میں ہے۔ اگر ہم پہلے مرحلے پر

ہی مدارس کے بارے میں الزامات اور پروپیگنڈے کو مسترد کر دیتے اور مدارس کے کردار وخدمات کا دفاع کرتے تو نوبت یہاں تک نہ آتی۔ اس پر وزیر اعظم نے کہا کہ ''ہم مدارس دینیہ کے کردار وخدمات کے تہہ دل سے معترف ہیں اور ان اداروں کو دین اسلام کی اشاعت کے مراکز سمجھتے ہیں۔ مدارس کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں پر یقین نہیں رکھتے اور ارباب مدارس کے ساتھ مفاہمت اور باہمی تعاون کے خواہاں ہیں۔''

اس موقع پر ہم نے زبانی اور تحریری طور پر وزیر اعظم کے سامنے جو معروضات اور مطالبات پیش کئے وہ حسب ذیل ہیں:

☆......دینی مدارس کے بارے میں حکومتی پالیسیوں کو صحیح ٹریک پر لایا جائے۔ ان پالیسیوں کو مذہبی بنیادوں پر استوار کیا جائے اور ان میں مفاہمت، خیر خواہی اور گفت وشنید کا عنصر شامل کیا جائے کیونکہ بعض اوقات اہل مدارس یہ محسوس کرتے ہیں کہ مدارس کے بارے میں حکومتی پالیسیاں یا تو بیرونی ہدایات وخواہشات کے زیر اثر ہیں یا پھر مخالفت ومخاصمت پر مبنی ہیں۔ یہ پالیسیاں اہل مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک اور دھونس ودباؤ کے گرد گھومتی ہیں حالانکہ آپ کی حکومت اور آپ کی پارٹی کی جو قومی مفاہمت کی پالیسی ہے اس کے تحت بھی یہ لازمی امر ہے کہ مدارس دینیہ اور مدارس سے منسلک مذہبی طبقے کے ساتھ بھی وہی مفاہمانہ رویہ روا رکھا جائے۔

☆......دینی مدارس چونکہ تعلیمی ادارے ہیں، اس لئے مدارس کے معاملات اور پانچوں مکاتب فکر کے مدارس کی نمائندہ تنظیموں پر مشتمل اتحاد کے مذاکرات وغیرہ کے امور وزارت داخلہ یا کسی اور وزارت کی بجائے وزارت تعلیم کے سپرد کئے جائیں۔

☆......اب تک وزارت داخلہ اور دیگر حکومتی اداروں کے ساتھ ہونے والے مذاکرات اور معاہدات پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

☆......ایسے غیر ملکی طلباء جن کے پاس این او سی اور دیگر جملہ مطلوبہ دستاویزات موجود ہوں ان کی مدارس میں داخلوں اور پاکستان آمد میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔

☆......طے شدہ معاہدوں کے تحت مدارس پر بلاوجہ چھاپوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بے جا آمد ورفت بند کی جائے۔ اگر کسی مدرسہ کے کوائف مطلوب ہوں یا کسی مدرسہ کی انتظامیہ یا طلباء میں سے کسی کے بارے میں کوئی شکایت ہو تو ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ وفاق المدارس سے رجوع کیا جائے۔ براہ راست اور بلاوجہ کے چھاپوں، آئے روز کی کوائف طلبی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بے جا مداخلت کی وجہ سے باہمی اعتماد کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے اور حکومت اور مذہبی طبقے کے درمیان محاذ آرائی کی فضا بھی پیدا ہوتی ہے جو اس نازک دور میں بہت تشویشناک اور خطرناک ہے۔

☆......ملک بھر میں اہل مدارس قیام امن اور استحکام پاکستان کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے ہر

ممکن تعاون کر رہے ہیں بالخصوص شورش زدہ علاقوں میں مدارس کی انتظامیہ کا تعاون مثالی ہے۔ اس لئے آپریشن سے متاثرہ اضلاع میں طلباء کے تعلیمی سلسلے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالی جائے اور نہ ہی اقامتی مدارس کو ختم کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں۔

☆......بعض یونیورسٹیاں اور دیگر سرکاری ادارے مدارس کی شہادۃ العالیہ (مساوی ایم اے) کی ایچ ای سی سے منظور شدہ سند کو عملاً تسلیم نہیں کرتے اور مدارس کے طلباء کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھتے ہوئے مدارس کے فضلاء کے لئے تعلیم اور ملازمت کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔ اس صورتحال کا نوٹس لیا جائے اور سند کی تسلیم شدہ حیثیت کو عملاً بھی منوایا جائے۔

☆......طالبات کی عالیہ کی سند کو بھی طلباء کی طرح ایم اے کے مساوی تسلیم کیا جائے۔

☆......دینی مدارس کے خلاف میڈیا کے پروپیگنڈے کا نوٹس لیا جائے۔ بالخصوص جنوبی پنجاب سے تعلق اور یہاں کے حالات اور کلچر سے اچھی طرح آگاہی کی بناء پر اس خطے کے مدارس کے بارے میں بے بنیاد میڈیا مہم کے اثرات زائل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ خصوصی طور پر ایسے ڈراموں، فلموں، رپورٹوں، ٹاک شوز اور دیگر نشریاتی مواد پر پابندی عائد کی جائے جو مدارس کے بارے میں بے بنیاد مفروضوں، غلط اطلاعات اور جھوٹے الزامات پر مبنی ہو۔

وزیر اعظم نے ہمارے تمام مطالبات کو انتہائی توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا اور فوری طور پر تمام مطالبات کی منظوری دیتے ہوئے ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے وزیر داخلہ سے کہا کہ وہ مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لیں، بالخصوص مدارس اور حکومت کے مابین طے شدہ معاہدوں پر عملدرآمد کی فوری حکمت عملی وضع کی جائے اور آئندہ کے لئے مدارس کے بارے میں جملہ مذاکرات ومعاملات میں وزارت تعلیم کے ذمہ داران اور عہدیداران کو بھی شامل کیا جائے۔ وزیر اعظم نے ملک کے مختلف علاقوں میں مدارس پر بلا جواز چھاپوں اور کوائف طلبی کے نام پر اہل مدارس کو ہراساں کرنے کا بھی سختی سے نوٹس لیا اور کہا کہ اس قسم کے اشتعال انگیز اقدامات سے گریز کیا جائے اور مدارس کے جملہ معاملات افہام وتفہیم اور وفاق المدارس کو اعتماد میں لے کر حل کئے جائیں۔ وزیر اعظم نے وفاق المدارس کے وفد کو یقین دہانی کروائی کہ این او سی اور مطلوبہ دستاویزات کے حامل غیر ملکی طلباء کی پاکستان آمد اور داخلوں میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تمام سرکاری اداروں بالخصوص تعلیمی اداروں کو اس بات کا پابند بنایا جائے گا کہ وہ مدارس کی درجہ عالیہ کی سند کو ایم اے کے مساوی تسلیم کریں اور مدارس کے فضلاء کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کریں۔ انہوں نے آپریشن سے متاثرہ علاقوں کے مدارس کے تعلیمی عمل اور اقامتی مدارس کے حوالے سے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالنے کا بھی وعدہ کیا۔

اس موقع پر دینی مدارس کے مسائل و مشکلات کے علاوہ بھی چند قومی اور مذہبی نوعیت کے امور زیر بحث آئے۔ ایک تو ہم نے یہ مطالبہ کیا کہ اٹھارویں ترمیم کے تحت وزارت تعلیم کی صوبوں کو منتقلی وفاق پاکستان اور قومی ہم آہنگی کے منافی ہے اس لئے کم از کم نصاب سازی کا عمل وفاقی سطح پر ہی سرانجام دیا جانا چاہئے۔ وزیراعظم نے اس مطالبے پر بھی سنجیدگی سے غور کرنے اور اسے تسلیم کرنے کا عندیہ دیا۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے ایک اہم عوامی اور مذہبی مسئلے کی طرف وزیراعظم کی توجہ مبذول کروائی گئی کہ سرکاری اور پرائیویٹ حجاج کرام کی بڑی تعداد جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتی ہے اور انہیں لاہور، کراچی اور اسلام آباد جاتے ہوئے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے ملتان میں حجاج کمپلیکس قائم کیا جائے۔ وزیراعظم نے ان دونوں امور کا بھی فوری اعلان فرمایا۔

یوں مجموعی طور پر یہ ملاقات انتہائی خوشگوار اور کامیاب رہی۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ وزیراعظم کی طرف سے تسلیم کئے گئے تمام مطالبات، ان کے جملہ وعدوں اور ان کی تمام یقین دہانیوں پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اور ریاست کے تمام کل پرزے بالخصوص بیوروکریسی اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس ملاقات کی روشنی میں مدارس کے بارے میں درست نہج پر اپنی پالیسیاں تشکیل دیں۔ ان وعدوں اور ارادوں کی تکمیل کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی بجائے ان پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں تب ان شاء اللہ اس ملک کی تقدیر بدل سکتی ہے۔

☆......☆......☆

(پ ر)......ملک میں حفظ قرآن کریم کے تیزی سے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر شعبہ حفظ کو مزید منظم، مربوط اور معیاری بنانے کے لئے وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے عملی اقدام کا آغاز، حفظ قرآن کے حوالے سے کراچی کو ماڈل سٹی قرار دیا گیا، اس سلسلے کی پہلی تربیتی ورکشاپ جامعہ فاروقیہ کراچی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی صدارت میں منعقد ہوئی، تربیتی ورکشاپ میں کراچی بھر کے مدارس کے جید اساتذہ کرام اور شعبہ حفظ کے ممتحنین نے شرکت کی۔ ملک میں حفظ قرآن کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے شعبہ حفظ کو مزید معیاری اور منظم بنانے اور باہم مربوط کرنے کے لئے انقلابی اقدامات کا آغاز کر دیا ہے، کراچی شہر کو حفظ قرآن کے حوالے سے ماڈل سٹی قرار دیا گیا ہے اور اکابر علماء کرام کی نگرانی میں شعبہ تحفیظ کے اساتذہ و ممتحنین کی تربیت کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ وفاق المدارس کے شعبہ تحفیظ کراچی کے مسئولین مولانا طلحہ رحمانی اور مولانا عمار خالد کے مطابق اس سال وفاق المدارس کے شعبہ حفظ کے سالانہ امتحانات کے لئے کراچی بھر سے 100 ممتحنین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے منعقدہ تربیتی ورکشاپ سے مولانا عبیداللہ خالد، معروف ماہر تعلیم مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا، وفاق المدارس کے مرکزی ناظم دفتر مولانا عبدالمجید سمیت دیگر حضرات نے امتحانی اور تعلیمی امور کے متعلق گفتگو کی۔